

باب 3:

کچھ علاج اس کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں؟

”سچی محبت“ والدین کو اصلاح کی اہلیت دیتی ہے۔ ”سچی محبت“ کا مطلب صرف یہ ہے کہ آپ وہم اور گمان سے باہر نکل کر آج اور ابھی اپنی اولاد کے مسائل ٹھوس انداز میں حل کرنا شروع کر دینگے۔ ممکن ہے آپ ماضی میں ان مسائل کو سلجھانے میں بری طرح ناکام رہے ہوں اور آپ کی عزت نفس مجروح ہو گئی ہو۔ ہو سکتا ہے آپ کافی مایوس ہوں۔ مایوسی کسی بھی منصوبے کے لیے زہر قاتل بن جاتی ہے لہذا مایوسی کو توبس کفر ہی جانیے اور اس سے اپنا دامن آج اور ابھی چھڑا لیجیے فلحال تو آپ کو صرف یہ جاننے کی اشد ضرورت ہے کہ نشے کے مریضوں کے ایسے کون سے رویے ہیں جن میں فوری دخل کی ضرورت ہے۔ آپ کو مداحلت سے پہلے اپنے اوسان بحال کرنے اور تکنیکی مہارت حاصل کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے کیونکہ غم و غصے اور حواس باختگی میں کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔

جس طرح کھلاڑیوں کو میدان میں اترنے سے پہلے اعلیٰ درجے کی تندرستی اور ذہنی کیفیت کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح والدین کو بھی اپنے نشہ کی بچوں کو سدھارنے کے لیے جسمانی اور ذہنی فٹنس کی ضرورت ہوتی ہے۔ کھلاڑی اس کے لیے ”زون“ میں ہونے کا فقرہ استعمال کرتے ہیں۔ جب والدین بھی ”زون“ میں ہوتے ہیں تو ایسے بچوں کو سدھار سکتے ہیں جو انتہائی ذہین ہونے کے باوجود نشے کے پاگل پن میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ نشہ کرنے کے لیے نفسیاتی وجوہ کا ہونا ضروری نہیں، نشے کا آغاز اکثر دیکھا دیکھی ہوتا ہے، پھر چوری چھپے کی جانے والی یہ غلطی عادت کا روپ ڈھال لیتی ہے اور پھر آنکھ تب کھلتی ہے جب نشے کی بیماری چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے۔ اور مریض کا بھانڈا بیچ چوراہے میں پھوٹ جاتا ہے۔ نشے کی بیماری اپنی نوعیت میں ایک بنیادی بیماری ہے ضروری نہیں کہ یہ کسی اور بیماری کی وجہ سے پیدا ہو، یہ بیماری نشہ کرنے والوں میں از خود پیدا ہوتی ہے۔ یہ بیماری آجائے تو پھر نشہ انہیں موافق نہیں آتا اور ان کے جسم میں زہریلے مادے پیدا ہونے لگتے ہیں۔ دوسروں کو مریض کے موڈ، مزاج اور

عقل سلیم پر ان زہریلے مادوں کے اثرات واضح نظر آتے ہیں جبکہ خود مریض ان سب قباحتوں سے ناواقف نظر آتا ہے۔ نشے کے مریض بیمار ہونے کے باوجود علاج میں اس لئے دلچسپی نہیں لیتے کیونکہ ان کے دماغ کو نشے کی بیماری نے برعکس بنا رکھا ہوتا ہے۔ ان کی آنکھوں پر نشے کی پٹی بندھ جاتی ہے۔ وہ غلط طرز عمل اس لئے اپنائے رہتے ہیں کہ ان کی نظر میں وہی صحیح ہوتا ہے۔

نشے کی بیماری سے نمٹنے کیلئے آپ کو معالجین، اپنے رشتہ داروں اور ان لوگوں کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے جو ان مسائل اور معاملات میں مہارت اور معقول تجربہ رکھتے ہیں۔ بعض ماہرین والدین کو خراب تربیت کا تصور و اقرار دے کر گہرے احساسِ گناہ میں مبتلا کر دیتے ہیں لیکن اس سوال کا چنداں جواب نہیں دے پاتے کہ ایک ہی ماں باپ کے تربیت یافتہ کچھ بچے کیوں نشے میں مبتلا ہو جاتے ہیں؟ جب کہ باقی بچے اپنے اپنے شعبوں میں کارہائے نمایاں سر انجام دے رہے ہوتے ہیں اور فرمانبرداری میں اپنی مثال آپ ہوتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ابتداء میں معالجین اور دوسرے والدین سے مدد لینا ہمیں مشکل لگتا ہے۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ مدد کے اس لین دین کے بعد ہم اس قدر اطمینان محسوس کرتے ہیں کہ بارہا ہماری زبان سے یہی جملہ نکلتا ہے کہ ہم نے پہلے ہی ایسا کیوں نہ کیا؟

زیادہ تر مدد کی نوعیت محض حوصلہ پر مبنی ہوتی ہے۔ کچھ والدین اپنی اولاد کے ہاتھوں اتنے زنج ہو جاتے ہیں کہ ان کی قوت فیصلہ ختم ہو جاتی ہے۔ صحیح سوچ ان کے ڈر، خوف اور غصے کی نذر ہو جاتی ہے اور وہ اس بھنور میں تنہا ہی چکراتے رہتے ہیں۔ ایسے حالات میں کچھ والدین اتنے حواس باختہ اور احساسِ گناہ کے بوجھ تلے دبے ہوتے ہیں کہ وہ ہر قیمت پر حقائق سے فرار چاہتے ہیں۔ جب میں ایک درد مند معالج اُمید کی کر نہیں دکھاتا ہے تو وہ اپنے حالات کو سنبھالنے کیلئے؟ کمر کس لیتے ہیں پھر چھوٹی چھوٹی کامیابیاں انہیں آگے بڑھتے رہنے کا حوصلہ دیتی ہیں۔

"سچی محبت" میں مہارت والدین کو اتنی جرات دیتی ہے کہ وہ اولاد کی زیادتیوں کو چھپائے رکھنے میں یا تنہا اس آگ میں جلنے کی بجائے اپنے خاندان کے دیگر افراد کی مدد حاصل کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ آپ کے بہن بھائی، خالہ، خالو، چچا، تایا اور دادا، دادی اگر ان مشکلات میں آپ کی مدد نہیں کریں گے تو پھر یہ رشتہ داریاں کس کام کی؟ اگر آپ نے نشے سے متعلقہ مسائل پر قابو پانا ہے تو آپ کیلئے "سچی محبت" کا تصور سمجھنا ضروری ہے۔ جب آپ حقیقی زندگی میں خاندان کے باقی لوگوں کی اولاد کے مسائل میں مدد دیتے ہیں تو "سچی محبت" کے ثمرات نظر آنے لگتے ہیں لیکن اس کیلئے از حد ضروری ہے کہ آپ اپنا دل بڑا کر کے ان نوجوانوں کو

اپنے غلط رویوں کے کچھ نہ کچھ نتائج ضرور بھگتتے دیں۔ یہ بات سنتے ہی دل کو ہاتھ پڑتا ہے! اپنے ہی بچے کو کیسے بے سہارا چھوڑ دیں؟ ٹھیک ہے وہ قانون کو ہاتھ میں لیتا ہے لیکن یہ بات تو بہت عجیب لگتی ہے کہ پھر اسے مصیبتیں برداشت کرنے کیلئے تنہا چھوڑ دیں! "سچی محبت" ٹریننگ بچوں کو تنہا چھوڑنے کیلی؟ ہرگز نہیں کہتی تاہم نشے کے فطری نتائج بھگتتے پر زور دیتی ہے۔ ایسے موقعوں پر جو والدین کرتے ہیں وہ کسی کام نہیں آتی تاہم عملی طور پر اپنے کی؟ کے نتائج بھگتتے کا تجربہ بہت کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

یہاں ہمیں وقتی جزبات کی رو میں بہہ جانے کی بجائے دوراندیشی سے کام لینا ہوگا۔ نشہ کی بیماری جسمانی، نفسیاتی، معاشرتی اور روحانی تباہی کا باعث بنتی ہے۔ سب لوگ آسانی سے دیکھ سکتے ہیں کہ مریض بربادی کے آخری کنارے پر کھڑا ہے، لیکن صد افسوس کہ صرف مریض نہیں دیکھ پاتا کیونکہ نشہ مریض کو اصل حقیقتوں سے واقف نہیں ہونے دیتا اور ہر ممکن طریقے سے اُسے اپنے سحر میں پھنسا رکھتا ہے۔ کسی مریض کیلئے اپنی اصل حالت جاننا اسی صورت ممکن ہوتا ہے جب نشے سے پیدا ہونے والے بحران پوری شدت کے ساتھ اسے گھیرے میں لے لیں۔ اگر مریض کے لواحقین اسے بحرانوں سے محفوظ رکھیں اور ساتھ یہ اُمید بھی رکھیں کہ وہ نشہ چھوڑ دے گا تو ایسا ہونا محال ہے۔

نشے کا اثر مریض کو پہلے ہی خواب خرگوش سے نکلنے نہیں دیتا، اگر وہ کانٹے بھی چن لئے جائیں جو مریض اپنی شاہراہ زندگی پر بکھیرتا ہے تو پھر مریض ہوش کے ناخن کیسے لے؟ اگر آپ اس کے از خود جاننے کا انتظار کرتے رہیں تو اسے ہم سقوطِ محبت کہیں گے۔ سقوطِ محبت تب ہوتا ہے جب محبت ہتھیار ڈال دیتی ہے۔ اگر آپ جانتے ہیں کہ نشے کی بیماری میں کسی بھی وقت کوئی المیہ جنم لے سکتا ہے تو آپ یہ ظالمانہ انتظار کبھی نہیں کریں گے۔ آپ آگے بڑھ کر خاص حکمت عملی ترتیب دیں۔ آپ اسے اپنے کرتوتوں کے کچھ نہ کچھ نتائج بھگتتے دیں۔ آپ اس کے لیے خود بحران پیدا نہ کریں لیکن جو بحران نشے کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں اور مریض کو حراساں کرنے کیلی؟ اُس کی طرف بڑھتے ہیں ان میں دخل اندازی نہ کریں۔ بحرانوں کی تعمیر نشے کے سحر کو توڑ دیتی ہے، جب بحرانوں کی آنچ مریض تک پہنچے گی تو وہ نشہ چھوڑنے اور علاج میں جانے پر آمادہ ہو جائے گا۔ آخر کار آپ اسے چھوڑ کر اس بھیا نک خواب سے جگانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

* جاوید کے ماں باپ اس بات پر بہت پریشان تھے کہ اچانک ان کے بیٹے نے تعلیم چھوڑ کر

انہیں پریشان کرنے کا وطیرہ کیوں اپنالیا ہے؟ انہوں نے "سچی محبت" کی منصوبہ بندی کے ذریعے جاوید کے رویوں کو چیلنج کیا۔ جاوید کے کندھے پر ہاتھ نہ رکھنے دیتا تھا اس لئے بات کرنے سے پہلے انہوں نے کچھ دوسرے والدین سے مشورہ کرنا ضروری سمجھا جو اس تجربے میں سے گزر چکے تھے۔ انہوں نے خاندان کے کچھ لوگوں کو بھی مدد کیلئے پکارا۔ ایک دن جاوید سوکراٹھا تو حیران تھا کہ تمام خاندان اس کے کمرے میں جمع ہیں۔ اصل میں صورت حال یہ تھی کہ جاوید جس کا رسیا ہو چکا تھا۔ خاندان کی اجتماعی کوششوں کو ذریعے جاوید کیلئے؟ محبت اور احترام کے ساتھ ٹھوس دباو پیدا کیا گیا یوں ضد کا جال ٹوٹا چلا گیا اور بالآخر وہ اپنے رویے بدلنے پر آمادہ ہو گیا۔ وہ جن مسائل میں گھرا تھا اشعوری طور پر ان سے نجات کیلئے مدد چاہنے لگا تھا۔ نشے کی بیماری کے علاج اور افراد خانہ کی طرف سے "سچی محبت" کے اظہار نے اسے دوبارہ زندگی کی روشن راہوں پر گامزن کر دیا۔ ایک دن جاوید کے منہ سے بے ساختہ نکلا "جب تمام خاندان مل کر میرے پیچھے بڑ گیا تو میرے لئے کیسے ممکن تھا کہ میں اپنے طور طریقے نہ بدلوں؟ گو ابتداء میں مجھے اپنے ماں باپ پر بہت غصہ آتا تھا لیکن تمام رشتہ داروں کے ساتھ غصہ کرنا میرے بس میں نہ تھا، آخر میں پاگل تو نہیں تھا۔"

رویوں کی خرابیاں راتوں رات دور نہیں ہوتیں لیکن یہ واقعہ وضاحت کرتا ہے کہ آپ جن باتوں میں تنہا و بے بس ہوتے ہیں، اجتماعی طور پر انہی معاملات میں آپ کو کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ ایسے موقعوں پر اجتماعی کوششوں کا ایک ضمنی فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ خاندان میں اخوت اور یگانگت بڑھتی ہے اور وہ سچے موتیوں کی طرح ایک لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔ جب آپ اپنے رشتہ داروں کو اہمیت دیتے ہیں تو آپ کی قدر ان کے دل میں بڑھ جاتی ہے۔ ہم لوگ ایک دوسرے کے کام آئیں، رشتہ داری اسی کا نام ہے!

کسی رشتہ دار کو نشے جیسے پیچیدہ مسئلے میں مدد کیلئے بلانا اتنی آسان بات نہیں، والدین کی حیثیت سے آپ کی انا، رازداری اور مستقبل میں ان کی طرف سے طعنوں کا ڈر آپ کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تمام رشتہ دار ایک گھر کے مسئلے کو سلجھانے لگتے ہیں تو پھر یہ صرف اس گھر کا مسئلہ ہی نہیں رہتا، سب کا اجتماعی مسئلہ بن جاتا ہے اور جس کام میں سب کی اپنی کوششیں شامل ہو جائیں اس میں طعنہ بازی کی طرف دھیان ہی نہیں جاتا۔ "سچی محبت" کی کامیابی! کاراز یہ ہے کہ ایک اکیلا اور دو گیارہ ہوتے ہیں!

آپ "سچی محبت" کو سطحی طور پر دیکھیں تو شاید اسے سمجھ نہ پائیں۔ اگر آپ کو زندگی میں کبھی

بھی حقیقی مدد کی ضرورت پڑے تو "سچی محبت" آپ کے لیے بہت مددگار ثابت ہو سکتی ہے بشرطیکہ آپ اپنے غرور کو قربان کرنے کیلئے تیار ہو جائیں۔ "سچی محبت" کا فائدہ براہ راست ان نوجوانوں کو پہنچ سکتا ہے جو دھڑا دھڑا اپنے پاؤں پر کھپاڑیاں مار رہے ہیں۔

سب سے پہلے ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ "سچی محبت" کا اظہار کرتے ہوئے کن رویوں سے باز رہنے کی ضرورت ہے۔ آپ مریض کی بے عزتی ہرگز نہ کریں۔ تذلیل سے کبھی کوئی سدھ نہیں سکتا۔ آپ مار پیٹ کارو یہ بھی ہرگز اختیار نہ کریں، مریض کو بددعا میں نہ دیں اور نہ ہی گالیاں نکالیں۔ غصے اور جھنجھلاہٹ سے اُبھرنے والی یہ ساری "حکمت عملیاں" بے کار ہیں۔ یہ ساری حرکتیں دوسرے جاندار بھی اکثر و بیشتر کرتے نظر آتے ہیں تاہم سوچ بچار اور اپنی بات کو دوسروں تک پہنچانا پھر دوسروں کی بات سننا اور سمجھنا خالصتاً انسانی طور طریقے ہیں۔ اگر ہم سب انسانی درجے پر رہتے ہوئے تبادلہ خیالات کریں اور ایک ہی نشست میں گھمبیر مسائل حل کرنے سے اجتناب کریں تو ہم نہ صرف اپنے پیاروں کو واپس روشن زندگی کی طرف لے آئیں گے بلکہ اُن سے ہمارے رشتے بھی سنہری سانچوں میں ڈھل جائیں گے۔ ایک اور ضروری شرط یہ ہے کہ جو آپ کہیں پھر اس پر عمل بھی کریں۔

"سچی محبت" اولاد کے ساتھ زیادتی مشورہ ہرگز نہیں دیتی بلکہ محبت کے تقاضے پورے کرنے کی ہمت اور حوصلہ دیتی ہے۔ والدین چاہیں بھی تو اولاد کے ساتھ ظلم نہیں کر سکتے، خدا نے اُن کی فطرت ایسی بنائی ہے کہ وہ اولاد کے ساتھ کوئی زیادتی کر ہی نہیں سکتے۔ آپ جانتے ہیں کہ قرآن پاک میں اولاد کو والدین کے حقوق پورے کرنے کی بارہ تلقین کی گئی ہے اس کے برعکس والدین کو اولاد کے حوالے سے کچھ زیادہ ہدایات نہیں دی گئیں، آخر کیوں؟ اس لیے کہ؟ تعالیٰ نے اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ والدین کے دل میں اولاد کے لیے محبت کا بے کراں جذبہ انہیں کسی زیادتی کی اجازت ہی نہیں دیتا۔ والدین صرف اولاد کے وسیع تر مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی گرفت کرتے ہیں۔ جب نوجوان آپ کا پیار و محبت کھوٹے سکوں کی طرح آپ کے منہ پر مار دیں تو خود ان کی فلاح اسی میں ہے کہ انہیں آٹے ڈال کا بھاو؟ سمجھنے کا موقع دیا جائے۔ جب نوجوانوں کے ظلم و ستم حد سے بڑھ جائیں اور ماں باپ انہیں سینے سے لگائے رکھنے کی بجائے اپنا دامن جھٹک دیں تو وہ بہت جلد والدین کے پاؤں میں آجاتے ہیں، جہاں ان کا اصل مقام ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنہیں گھر کی ٹھنڈی چھاو؟ اس میں نہیں آتی انہیں زمانے کی تپتی دھوپ میں ہی گھر کا راستہ دکھاتی ہے؟ مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب ذرا ذرا سی بات پر آپ کے دل کے تار

بہت جلد بچ اٹھتے ہیں اور اولاد دل کے ان ہی کمزورتاروں سے کھیلتی ہے۔ "سچی محبت" آپ کو اولاد کی منشیات سے لتھڑی ہوئی زندگی کا بوجھ اٹھانے اور ظلم و ستم برداشت کرنے سے روکتی ہے۔ "سچی محبت" آپ کو یہ مشورہ نہیں دیتی کہ اپنے پیار بچوں کی ذمہ داریوں سے ہاتھ کھینچ لیں بلکہ یہ آپ کو حقیقی ذمہ داریوں سے روشناس کراتی ہے۔ اگر کانٹے پھولوں کو چھنا شروع ہو جائیں تو پھول جلد مرجھا جائیں گے!

"سچی محبت" میں آپ اولاد کو اپنے آپ سے محبت پر بھی مجبور نہیں کرتے، محبت کوئی مجبوری نہیں ہوتی، آج کی تاریخ تک کسی کو محبت پر مجبور کرنے کا کوئی طریقہ ایجاد نہیں ہوا ہے۔ "سچی محبت" میں آپ ان نفرت بھرے نوجوانوں کیلئے وہ سُنہری پل تیار کرتے ہیں جن پر چلتے ہوئے وہ آپ کی چھاؤں میں آجاتے ہیں۔ آپ انہیں صرف اپنے آپ سے محبت کرنا سکھاتے ہیں۔ جب وہ اپنے آپ سے محبت کرنے کے لائق ہو جائیں گے تو آپ سے بھی محبت ضرور کریں گے۔ بچے والدین کو وہی کچھ دے سکتے ہیں جو کچھ ان کے پاس ہو!

"سچی محبت" کا یہ مطلب نہیں کہ آپ بچوں کی مرمت پر تل جائیں بلکہ یہ متبادل ذرائع اختیار کرنے کا مشورہ دیتی ہے تاکہ آپ زور زبردستی کے بغیر ہی نشے سے جھلے ہوئے ان نوجوانوں کو سکون قلب کا راستہ دکھاسکیں۔ آپ دوسرے رشتہ داروں اور لوگوں کی مدد اس لیے حاصل نہیں کرتے کہ مل جل کر ان بچوں کی ٹھکانی کی جائے بلکہ باہمی صلاح مشورے اور سر جوڑ کر بیٹھنے کا مقصد صرف اجتماعی شعور سے فائدہ اٹھانا ہوتا ہے۔ یوں آپ اس ناکام طرز عمل کو چھوڑ دیتے ہیں جو ماضی میں آپ نے اپنا رکھا تھا۔ "سچی محبت" والدین کو یہ عندیہ دیتی ہے کہ تنہا نہیں پر مل جل کر آپ پہاڑ ہلا سکتے ہیں۔

خود نوجوان ایک دوسرے کے ساتھ ماں باپ کی بدخونیاں کرنے میں کوئی جھک محسوس نہیں کرتے اور ایک دوسرے کی پردہ پوشی کرنے کیلئے جھوٹی گواہیاں دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں جبکہ اس کے برعکس والدین اپنی اولاد کے عیبوں پر پردہ ڈالتے ہیں اور ان کی بہتری کیلئے سچ بولنے میں بھی عار محسوس کرتے ہیں۔ دوسروں کو دل کا حال بتائے بغیر ان سے مدد حاصل کرنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ اگر آپ ماضی میں تنہا یہ مسائل حل نہیں کر پائے تو مستقبل میں ایسا کیونکر ممکن ہوگا؟

جب کئی دوسرے والدین آپ کی مدد کے لیے آگے بڑھ رہے ہوں اور آپ کو اعتماد سے بتا رہے ہوں کہ ان کوششوں کے عام طور پر نتائج مثبت ہی نکلتے ہیں تو آپ کو خود فریبی کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جب دوسرے لوگ آپ کے بچے کے رویہ کی نشاندہی اس خوبی سے کر رہے ہوں

جیسے وہ آپ کے گھر میں رہے ہوں تو "سچی محبت" بہت مضبوط اور آنکھیں کھول دینے والا تجربہ نظر آتا ہے۔ دوسری طرف آپ کو یہ بھی پتا چلتا ہے کہ یہ تنہا آپ کا مسئلہ نہیں، پورا معاشرہ ہی اس بیماری کی لپیٹ میں ہے۔

نشہ کسی ایک گھر کا مسئلہ نہیں، ہماری ریسرچ کے مطابق پاکستان میں ہر شخص کا کم از کم ایک 'کزن' نشہ کی بیماری میں مبتلا ہے اس لیے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، اگر مسئلہ اجتماعی ہے تو ہمیں اجتماعی طور پر ہی آگے بڑھنا ہوگا، اکیلے اکیلے نہیں تو مل جل کر ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔